لیکن دورِ حاضر کی "روشن خیالی" نے جہاں بہت سے عقائد میں قطع و برید کی ہے حیاتِ مسیح کے اس مسلّم مسئلہ کو بھی متنازع فیہ بنادیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ قادیانی جماعت نے مرگِ مسیح کے اعتقاد کو بڑی قوت کے ساتھ پھیلانے کی کوشش کی ہے، جس کے وجوہ اس سے زیادہ ظاہر ہیں کہ ان کو ظاہر کرنے کی ضرورت ہو۔ فاضل محترم مولانا محمد ادریس دامت برکاتہم نے زیرِ نظر رسالے میں اسی مسئلہ پر کلام کیا ہے اور اس فاسد عقیدہ کی ایسے دلائل سے بیخ کنی کی ہے کہ معتقدین و مشتبہین کے لیے کسی پہلو سے انکار کی گنجائش نہیں چھوڑی۔

اعجاز القرآن | از مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ضخامت ۳۰ صفحات

اس مختصر رسالے میں مولانا موصوف نے کلام اللہ کے اعجاز پر دس براہین خود کلام اللہ ہی سے پیش کیے ہیں اور ان پر کلام کرکے قرآن کریم کا کلامِ ربانی و وحی رحمانی ہونا ثابت کیا ہے۔ جو حضرات اس باب میں مختصراً پڑھنا چاہیں ان کے لیے یہ رسالہ بغایت شافی ہے۔

یہ تینوں رسالے ۱۲؍ میں مل سکتے ہیں۔ جناب مؤلف سے عابد روڈ حیدرآباد دکن کے پتہ پر طلب فرمائیے

تاریخ الفقہ | از مولوی قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی ضخامت ۱۰۰ صفحات کاغذ عمدہ، کتابت و طباعت دیدہ زیب قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اشاعت العلوم سرکار عالی، شبلی گنج، حیدرآباد۔

قاضی صاحب ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں، اور صبر آزما حالات میں بھی ان کا قلم اپنی ملت کی ذہنی و اخلاقی ضیافت کا سامان کرنے سے نہیں رکتا۔ اس سے قبل الغزنوی محمود، اور فردوسی، غازیانِ ہند، معجزاتِ اسلام وغیرہ رسائل لکھ چکے تھے جو نہایت پسند کیے گئے! اس مرتبہ تاریخ الفقہ پر قلم اٹھایا اور ایک مفید کتاب کا اردو میں اضافہ کردیا۔ موضوع کی وسعت کے لحاظ سے یہ کتاب اگرچہ بہت مختصر ہے لیکن اس میں موصوف نے بہت سی کام کی باتیں جن سے اردو داں طبقہ عموماً بے خبر ہے، جمع کردی ہیں۔ قیاس و اجتہاد کی مشروعیت و حجیت پر بدلیل کتاب و سنت و آثارِ صحابہ مفصل کلام کیا ہے، صحابۂ کرام و تابعین باحسان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اختلاف کے وجوہ اور ایسے اختلافات کے سراسر رحمت ہونے پر گفتگو کی ہے، موضوع کی مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے قرن اولیٰ کے ائمہ مجتہدین کے تراجم احوال لکھے ہیں، مستند دلائل سے ثابت کیا ہے کہ تقلیدِ شخصی کا آغاز اسی عہدِ خیر و برکت میں ہوا جسے خیر القرون کہتے ہیں پھر ان اسباب کی تشریح کی ہے جن کی بنا پر علمائے ربانیین نے ائمہ اربعہ کی تقلیدِ شخصی کا التزام کیا۔ آخر میں امم سابقہ کے خرافین کا فقہ اسلام سے مقابلہ کرکے فقہ اسلامی کی فضیلت ثابت [illegible]